www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید غازی عزیر

غیر مسلمین کیساتھ موالات کا حکم

اِستدراک

"پاکستان کے ممتاز مفکر و عالم دین" جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے کسی غیر اہلِ کتاب شخص کے ساتھ یا ان کے ہاتھ کا پکا ہُوا کھانا کھانے کی ممانعت بیان کرنے کے سلسلے میں ایک مدلل اور تحقیقی مضمون اِس سے قبل بعنوان "غیر اہلِ کتاب کے ساتھ کھانا کھانے کا مسئلہ" گزشتہ محدث کے دو شماروں میں شائع کیا جا چکا ہے، جس میں غیر مسلمین بالخصوص کفار و مشرکین کے ساتھ "ترکِ موالات" کی ترغیب اور اس سے متعلق جملہ احکام ایک الگ موضوعِ بحث ہونے کے سبب قصداً بیان نہیں کئے گئے تھے لیکن بعض حلقوں میں "کفار و مشرکین" کے ساتھ "ترکِ موالات" کے احکام کو ان کی ذات کے "نجس عین" ہونے یا اُن کی چھوئی یا پکائی ہوئی کسی حلال خوردنی شئے کو استعمال کرنے کی حرمت کی دلیل کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جو فی الواقع تاویلِ بعید، خلطِ مبحث اور (Confusion) کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

اِس سلسلہ میں بعض رفقاء نے سعودی عرب کے ایک معزز، بیباک، حق گو سلفی بزرگ، اپنے وقت کے ایک ممتاز جید عالم دین اور حقیقی مجاہد بالقلم علامہ شیخ عبداللہ بن سلیمان بن حمید رحمہ اللہ کے رسائل کے مجموعہ "الرسائل الأربعة المفيدة" طبع یازدہم الریاض سنہ ۱۴۰۱ھ کے ایک وقیع رسالہ "الهدية

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الثَّمِیْنَۃُ فِیْمَا یُحْفَظُ بِہٖ الْمَرْءُ دِیْنَہٗ "کے صفحات ۸۱ تا ۹۴ کا خلاصہ نقل کر دیا ہے جو کفار و مشرکین کے ساتھ "موالات" کے حکم سے متعلق ہے اس یک ورقہ خلاصہ کا بامحاورہ اور سلیس اُردو ترجمہ اور اس موضوع سے متعلق شرعی احکام بصورتِ "استدراک" ذیل میں پیش خدمت ہیں :

آں رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ مَنْصُوْرَۃً لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ[1]

"میری اُمت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہوگی۔ اس کی مخالفت کرنے والے اور نقصان پہنچانے والے اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (یعنی قیامت) آجائے۔"

لیکن یہ برحق گروہ بہت قلیل تعداد میں ہوگا۔ میری خواہش ہے کہ کاش میں بھی ایسی ہی شان والوں میں سے ایک فرد شمار کیا جاؤں اگرچہ میرا علم اور قدرتِ کلام بہت مختصر ہے۔ جب میں اکثر لوگوں کو دین اسلام سے انقلاب کرتے اور صنم پرستوں اور شریعت کے دشمنوں یعنی نصاریٰ (عیسائی)، ملحدین اور روافض (شیعہ) کے ساتھ موالات کرتے دیکھتا ہوں تو میری دینی غیرت وحمیت اور انسانی شفقت بیدار ہو اٹھتی ہے، چنانچہ میں نے بعض قرآنی آیات و احادیث نبوی اور علمائے سنت کے اقوال جمع کئے ہیں جو سہل انداز میں مشرکین کے ساتھ اختلاط (یعنی گھلنے ملنے) کی حرمت، ان کے ساتھ موالات، ان کی بستیوں (اور ممالک) کی جانب سفر کرنے، وہاں قیام کرنے اور اجنبی شرکات (کمپنیوں) کے ساتھ اضطراری حالات میں کام کرنے کے احکام سے متعلق ہیں..... الخ۔

---

[1] رواہ مسلم ج ۲ صفحہ ۱۴۳ و ابن ماجہ ج ۱ صفحہ ۳۔ عن ثوبان وکذا فی الدارمی ج ۲ صفحہ ۲۱۳ والبخاری ج ۲ صفحہ ۱۰۸۷۔ عن مغیرہ بن شعبہ ورواہ مسلم ج ۲ صفحہ ۱۴۳۔ عن معاویہ ایضاً باختلاف اللفظ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے تمام مومنوں پر مشرکین کے ساتھ رفاقت اور ان کیساتھ مودت کے اظہار کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اس پر سخت وعید و تہدید مذکور ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

۱۔ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً[۱]

"مسلمانوں (مومنوں) کو چاہیئے کہ کفار کو (ظاہراً یا باطناً) دوست نہ بناویں، مسلمانوں (مومنوں) کی دوستی سے تجاوز کرکے اور جو شخص ایسا کام کرے گا سو وہ شخص اللہ کے ساتھ دوستی رکھنے کے کسی شمار میں نہیں مگر ایسی صورت میں کہ تم ان سے کسی قسم کا (قوی) اندیشہ رکھتے ہو"[۲]

[مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم فرماتے ہیں کہ:

"اوپر (اس سے قبل) کفار کی مذمت مذکور تھی۔ اس آیت میں ان کے ساتھ دوستی کرنے کی ممانعت فرماتے ہیں (اور) تجاوز دو صورتوں سے ہوتا ہے ایک یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ بالکل دوستی نہ رکھیں، دوسرے یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ کفار سے بھی دوستی رکھیں، یہ دونوں صورتیں ممانعت میں داخل ہیں"

(اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۴۷، حواشی ۲،۳)]

۲۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ

---

[۱] سورۂ آل عمران - ۲۸ پ ۳۔

[۲] ترجمہ و تفسیر اختصار شدہ بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم صفحہ ۴۷، (طبع تاج کمپنی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْلِيَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۱

" اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تمہارے پیش رو اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق اور تفریح کا سامان بنالیا ہے۔ انہیں اور دوسرے کافروں کو اپنا دوست اور رفیق نہ بناؤ۔ اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو" ۲

[اس آیت کے نزول کے اسباب بیان کرتے ہوئے مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم لکھتے ہیں:

" یہ اشارہ ہے دو قصوں کی طرف، ایک یہ کہ جب اذان ہوتی اور مسلمان نماز شروع کرتے تو یہود کہتے کہ یہ کھڑے ہوتے ہیں خدا کرے کبھی کھڑا ہونا نصیب نہ ہو اور جب ان کو رکوع وسجود کرتے دیکھتے تو تمسخر کرتے۔ دوسرا قصہ یہ ہے کہ مدینہ میں ایک نصرانی تھا جب اذان سنتا، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو کہتا قَدِ احْتَرَقَ الْكَاذِبُ یعنی جھوٹا جل جاوے۔ ایک شب ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اور اس کے اہل وعیال سب سو رہے تھے کوئی خادم گھر میں آگ لے کر گیا ایک چنگاری گر پڑی وہ اور اس کا گھر اور گھر والے سب جل گئے یہ تو اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ کے مصداق تھے اور الْكُفَّارَ کے مصداق کا ایک قصہ یہ ہوا تھا کہ رفاعہ بن زید بن تابوت اور سعید بن الحارث نے منافقانہ اظہارِ اسلام کیا تھا۔ بعضے مسلمان ان سے اختلاط رکھتے تھے۔ ان سب واقعات پر یہ آیتیں نازل ہوئیں"

(اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۱۰۵)]

۳۔ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ

۱ سورۃ المائدہ ۵۷ پ۶)

۲ تفہیم القرآن از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم، ج ۱، صفحہ ۴۸۳، طبع ادارہ ترجمان القرآن، لاہور۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ [1]

"اور جو منافق اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سُنا دو کہ ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔ اللہ اِس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اب اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انہی کی طرح ہو" [2]

[مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم لکھتے ہیں کہ :

" یہ استہزاء کرنے والے مکہ میں مشرکین تھے اور مدینہ میں یہود تو علانیہ اور منافقین صرف غرباء و ضعفاء مسلمین کے روبرو۔ پس جس طرح وہاں مشرکین کی مجالست ایسے وقت میں ممنوع تھی یہاں یہود و منافقین کی مجالست سے نہی ہے۔ اہلِ باطل کے ساتھ مجالست کی چند صورتیں ہیں : اوّل ان کی کفریات پر رضا کے ساتھ یہ کفر ہے، دوم اظہار کفریات کے وقت کراہت کے ساتھ مگر بلا عُذر یہ فسق ہے، سوم کسی ضرورت دنیوی کے واسطے یہ مباح ہے، چہارم تبلیغِ احکام کے لئے یہ عبادت ہے، پنجم اضطرار و بے اختیاری کے ساتھ اس میں معذوری

---

[1] سورۃ النساء، ۱۳۸ تا ۱۴۰ پ ۵ ۔

[2] تفہیم القرآن ج ۱، صفحہ ۴۰۸ ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے"

(اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۹۰)

۴۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا[۱]

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف صریح حجت دے دو[۲]"

[مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم فرماتے ہیں:

"حجتِ صریحہ یہی ہے کہ ہم نے جب منع کر دیا تھا تو پھر کیوں ایسا کیا"

(اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۹۰، حاشیہ ۹)]

۵۔ تَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَھُمْ اَنْفُسُھُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَفِی الْعَذَابِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَا اتَّخَذُوْھُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَھُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا[۳]

"آج تم ان میں بکثرت ایسے لوگ دیکھتے ہو جو (اہلِ ایمان کے مقابلہ میں) کفار کی حمایت و رفاقت کرتے ہیں یقیناً بہت برا انجام ہے جس کی تیاری ان کے نفسوں نے ان کے لئے کی ہے۔ اللہ ان پر غضبناک ہو گیا ہے اور وہ دائمی عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

۱ے سورۃ النساء، ۱۴۴ پ۵۔ ۲ے تفہیم القرآن ج ۱، صفحہ ۴۱۱۔

۳ے سورۃ المائدۃ، ۸۰ تا ۸۲، پ۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر فی الواقع یہ لوگ اللہ اور پیغمبر اور اس چیز کے ماننے والے ہوتے جو پیغمبر پر نازل ہوئی تھی تو کبھی (اہل ایمان کے مقابلے میں) کافروں کو اپنا رفیق نہ بناتے۔ مگر ان میں سے تو بیشتر لوگ خدا کی اطاعت سے نکل چکے ہیں۔ تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے [۵۱]

[جو اہل ایمان کے مقابلہ میں کفار کی حمایت و رفاقت کرتے ہیں ایسے لوگوں کی وضاحت مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم یوں فرماتے ہیں:

"یہود مدینہ اور مشرکین مکہ میں مسلمانوں کی عداوت کے علاقہ سے جس کا منشا تناسب فی الکفر تھا باہم خوب سازگاری تھی"

(اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۱۰۹، حاشیہ ۱۰]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا قول ہے:

"اللہ تعالیٰ پر ایمان، اس کے نبی پر ایمان اور جو کچھ نبی کریمؐ پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان ان کی (کفار و مشرکین کی) "ولایت"[۵۲] کے بغیر مستلزم ہے۔ ان کی ولایت کا اثبات عدم ایمان کا موجب ہے کیوں کہ لازم کا عدم ملزوم کے عدم کا بھی متقاضی ہے"

چنانچہ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ موالات پر اپنی خفگی و غضب اور ہمیشہ عذاب میں رہنے کی سزا مقرر فرمائی ہے۔ یہ جان لو کہ انکی ولایت

---

۵۱ تفہیم القرآن ج ۱، صفحہ ۴۹۶-۴۹۷

۵۲ "ولایت" کا لفظ عربی زبان میں حمایت، نصرت، مددگاری، پشتیبانی، دوستی، قرابت، سرپرستی اور اس سے ملتے جلتے مفہومات کے لئے بولا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی بعض آیات جن میں کفار کے بجائے مومنوں کو اولیاء بنانے کا ترغیبی ذکر ملتا ہے ان کے سیاق و سباق کا مطالعہ کرنے سے بقول مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ "صریح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اس سے مراد وہ رشتہ ہے جو ایک ریاست کا اپنے شہریوں سے اور شہریوں کا اپنی ریاست سے اور خود شہریوں کا آپس میں ہوتا ہے" (تفہیم القرآن ج ۲، صفحہ ۱۶۱، حاشیہ ۵۰، مختصراً)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ حاصل نہ ہوگا مگر اسکو جو خود مومن نہ ہو۔ مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ پر، اسکی نازل کردہ کتاب پر اور اس کے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان رکھتے ہیں وہ ان کے ساتھ موالات نہیں رکھتے بلکہ ان کے ساتھ عداوت کا رویہ اختیار کرتے ہیں، جیساکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اصحاب کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

۱۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ [۱]

"جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں، گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہوں [۲]"

[دنیائے عرب کے ایک مشہور اور جید عالم دین علامہ یوسف القرضاوی "مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

"اس سے مراد محض کفر کرنا نہیں ہے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ و جدل اور جارحانہ کاروائی کرنا ہے"

(الحلال والحرام فی الاسلام للقرضاوی)]

۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ [۳]

---

[۱] سورۃ المجادلۃ، ۲۲ پ ۲۸، [۲] اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۹۳

[۳] سورۃ التوبہ، ۲۳ پ ۱۰ (مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی مرحوم فرماتے ہیں کہ سورۃ توبہ کا دوسرا نام "سورۃ البرائۃ" بھی ہے۔ "برائۃ" اس لحاظ سے کہ اس کے آغاز میں مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان ہے"

(تفہیم القرآن، ج ۲، صفحہ ۱۶۶۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو (اپنا) رفیق مت بناؤ اگر وہ لوگ کفر کو بمقابلہ ایمان کے (ایسا) عزیز رکھیں، (کہ ان کے ایمان لانے کی اُمید نہ رہے) اور جو شخص تم میں سے انکے ساتھ رفاقت رکھے گا سو ایسے لوگ بڑے (ظالم اور) نافرمان ہیں[۵۱]"

۳۔ یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ[۵۲]

"اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو حالانکہ تمہارے پاس جو دینِ حق آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں۔ رسول کو اور تم کو اِس بناء پر کہ تم اپنے پروردگار پہ ایمان لائے شہر بدر کر چکے ہیں اگر تم میرے رستہ پر جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضامندی ڈھونڈنے کی غرض سے (اپنے گھروں سے) نکلے ہو تم اِن سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو حالانکہ مجھ کو سب چیزوں کا خوب علم ہے، تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو، اور جو ظاہر کرتے ہو اور (آگے اِس پہ وعید ہے کہ) جو شخص تم میں سے ایسا کرے گا وہ راہِ راست سے بھٹکے گا۔ اگر ان کو تم پر دسترس ہو جائے تو (فوراً) اظہارِ عداوت کرنے لگیں اور (وہ اظہارِ عداوت یہ کہ) تم پر

---

[۵۱] اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۱۷۱

[۵۲] سورۃ الممتحنۃ۔ ۱، ۲۔ پ ۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائی کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں (یہ دنیوی اضرار ہے) اور (دینی اضرار یہ کہ) وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ تم کافر (ہی) ہو جاؤ"[۵۱]

[ان آیات کے متعلق مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ فرماتے ہیں:

"مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے اور ابن عباسؓ، مجاہدؒ، قتادہؒ، عروہؒ بن زبیرؓ وغیرہ حضرات کی متفقہ روایت بھی یہی ہے کہ ان آیات کا نزول اس وقت ہوا تھا جب مشرکین مکہ کے نام حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کا خط پکڑا گیا تھا"

(تفہیم القرآن، ج ۵، صفحہ ۴۲۲، حاشیہ ۱)]

اور علامہ یوسف القرضاوی فرماتے ہیں کہ سورۂ ممتحنہ کی آیت مشرکین مکہ کے ساتھ موالات رکھنے کے سلسلہ میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عملی طور پر جنگ کی اور مسلمانوں کو محض اس جُرم کی پاداش میں کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ واحد ہے، ناحق ان کے گھروں سے بے گھر کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں مشرکین مکہ کے ساتھ مسلمانوں کے موالات کے تعلقات قطعاً جائز نہیں ہو سکتے تھے، مگر پھر بھی قطعاً ان سے تعلقات منقطع کرنے یا ان سے دوستی قائم ہونے کے امکان پر مایوسی کا اظہار نہیں کیا گیا بلکہ ذرا آگے اسی سورہ کی آیت نمبر ۷ میں فرمایا گیا:

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[۵۲]

"اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے (یعنی ادھر سے وعدہ ہے) کہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تمہاری عداوت ہے دوستی کر دے اور اللہ تم کو بڑی قدرت ہے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے"[۵۳]

(الحلال والحرام فی الاسلام للقرضاوی)

۵۱ اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۴۹۷۔ ۵۲ سورۃ الممتحنہ: ۷، پ ۲۸۔

۵۳ اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۴۹۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۂ ممتحنہ کی اس آیت کے متعلق مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم فرماتے ہیں :

"یعنی ان کو مسلمان کر دے جس سے عداوت متبدل بہ صداقت ہو جائے، چنانچہ فتح مکہ کے روز بہت آدمی خوشی سے مسلمان ہو گئے" الخ۔

(اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۴۹۸)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم نے اس آیت پر حاشیہ اس طرح مرتب فرمایا ہے :

"اوپر کی آیات میں مسلمانوں کو اپنے کافر رشتہ داروں سے قطع تعلق کی جو تلقین کی گئی تھی اس پر سچے اہل ایمان اگرچہ بڑے صبر کے ساتھ عمل کر رہے تھے مگر اللہ کو معلوم تھا کہ اپنے ماں باپ بھائی بہن اور قریب ترین عزیزوں سے تعلق توڑ لینا کیسا سخت کام ہے، اور اس سے اہل ایمان کے دلوں پر کیا کچھ گزر رہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ وہ وقت دور نہیں، جب تمہارے یہی رشتہ دار مسلمان ہو جائیں گے اور آج کی دشمنی کل پھر محبت میں تبدیل ہو جائے گی" الخ۔

(تفہیم القرآن، ج ۵، صفحہ ۴۳۲-۴۳۳، حاشیہ ۱۳)

تقریباً یہی مضمون ترمذی اور بیہقی کی اس حدیث[1] میں بیان ہوا ہے جس کا ذکر میں اپنے پہلے مضمون کی آخری سطور میں کر چکا ہوں۔

۴۔ وَلَا تَرْكَنُوٓا۟ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ[2]

---

[1] أَبْغِضْ عَدُوَّكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا۔ (رواہ الترمذی والبیہقی) یعنی "اپنے دشمن سے بغض و عناد کسی قدر کم رکھو، ہو سکتا ہے کہ وہ (عدو) کسی دن تمہارا دوست بن جائے" [2] سورہ ہود، ۱۱۳، پ ۱۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور (اے مسلمانو) ان ظالموں کی طرف مت جھکو، کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے اور (اس وقت) خدا کے سوا تمہارا کوئی (ولی، پیر یا سرپرست) رفاقت کرنے والا نہ ہو، پھر حمایت تو تمہاری ذرا بھی نہ ہوگی۔"[۱]

۵۔ سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر ۸۰ اوپر بیان ہو چکی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مزید فرمایا:

۱۔ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ[۲]

"جیسا کہ ان سب نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو، ان سے بیزار ہیں ہم تمہارے منکر ہیں اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لئے عداوت اور بغض (زیادہ) ظاہر ہو گیا، جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ۔"[۳]

۲۔ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا[۴]

"اور میں تم لوگوں سے اور جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کر رہے ہو ان سے کنارہ کرتا ہوں اور اپنے رب کی عبادت کروں گا امید ہے کہ اپنے رب کی عبادت کر کے محروم نہ رہوں گا۔"[۵]

علماء فرماتے ہیں، پس یہ براءت ہے اور یہ موالات ہے جس کا معنی یہ ہے کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ جو ایک اللہ کی عباوت کے اثبات پر شامل ہے اور اس میں اس باری تعالیٰ کے علاوہ دوسرے تمام معبودوں کی نفی ہے یہی اسلام کی

---

۱ اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۲۱۱۔ ۲ سورۃ الممتحنہ، ۴، پ ۲۸۔

۳ اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۲۹۷-۲۹۸۔ ۴ سورۃ مریم، ۴۸ پ ۱۶۔

۵ اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۲۷۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت (طریقہ) ہے، جس کی اتباع کا ہم سب کو حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ [1]

"پھر ہم نے تمہاری طرف یہ وحی بھیجی کہ یک سو ہو کر ابراہیمؑ کے طریقے پر چلو اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔"[2]

پس اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی یہ بعض آیات جو ظاہری طور پر دلالت کرتی ہیں، واضح برہان اور بیّن حجت ہیں اس امر میں کہ جو مسلم کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کو دوست رکھے یا ان کے شرک کا انکار نہ کرے یا ان کے افعال کی تحسین کرے یا ان کے کفر میں شک کرے تو وہ توحید اور اسلامی شریعت سے لاعلم اور خود بھی کافر ہے۔

کفار و مشرکین سے مشابہت کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں، مثلاً حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ [3]

"جو شخص کسی دوسری قوم کی مشابہت کرے، پس وہ انہی میں سے ہے۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"اس حدیث سے کفار کے ساتھ مشابہت کی حرمت ثابت ہے۔"

اور حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"اس حدیث میں کفار کیساتھ انکے اقوال، ان کے افعال، انکے

---

[1] سورۃ النحل، ۱۲۳، پ۱۴۔ [2] تفہیم القرآن، پ۱۴۔

[3] مشکوٰۃ المصابیح ج۲، صفحہ ۲۷۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس، ان کی عبادات، اور ان کی عیدوں (تہواروں) وغیرہ کے طور طریقوں جن کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مشروع نہیں کیا ہے، کسی کی طرح مشابہت کی سخت ممانعت، تہدید اور وعید ہے۔"

جہاں تک مشرکین کی بستیوں کی جانب سفر کرنے اور وہاں قیام کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پیش ہے:

أَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ یُقِیْمُ بَیْنَ ظَهْرَانَیِ الْمُشْرِکِیْنَ۔

"میں کسی ایسے مسلمان کی حمایت و حفاظت کا ذمہ دار نہیں ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہو۔"

اور سمرہؓ بن جندب کی حدیث میں ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِکَ أَوْ سَکَنَ مَعَهٗ فَإِنَّهٗ مِثْلُهٗ۔

"جو شخص مشرک کے ساتھ اکٹھا ہو یا سکونت اختیار کرے تو وہ اُسی جیسا ہے۔"

شیخ سلیمان بن سحمان کا قول ہے:

"ہر مسلمان پر کفار و مشرکین کی عداوت، ان سے بغض، ان سے دُوری اور مفارقت قلبی، جسمانی اور زبانی طور پر کرنا واجب ہے۔"

شیخ عبداللہ بن سلیمان بن حمید رحمہ اللہ کے مذکورہ رسالہ کے مذکورہ خلاصہ کا اُردو ترجمہ اور اس کی مختصر تشریح ختم ہوئی۔ ترجمہ و تشریح میں اس بات کی انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ جہاں قرآنِ کریم کی آیات آئی ہیں وہاں انکے تراجم و تفاسیر برصغیر کے مشہور اور قابلِ اعتماد علمائے متاخرین کی تصانیف سے نقل کی جائیں۔ جہاں کوئی وضاحت طلب چیز نظر آئی، اسے قوسین کے درمیان یا حواشی میں لکھ کر واضح کیا گیا ہے، تمام آیات کے حوالہ جات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ نیز بعض آیات جو رسالہ میں مختصراً مذکور تھیں لیکن قرآن حکیم میں ان آیات کے پہلے یا بعد میں تسلسل کے ساتھ ایک ہی موضوع پر بحث کرتی دوسری آیات نظر آئیں ان کا اضافہ بھی افادۂ عام کے پیش نظر کر دیا گیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آں رحمہ اللہ نے رسالہ مذکور میں جو کچھ فرمایا وہ بلاشک و شبہ صد فیصد صحیح اور اسلامی تعلیمات کی مختصر لیکن بیحد جامع ترجمانی ہے۔ کفار و مشرکین کی اسلام اور اہلِ اسلام سے عداوت اور ان کی شرانگیزیوں کے باعث ان کے ساتھ ترکِ موالات کے جو دلائل قرآن کریم کی آیات، احادیثِ نبوی اور ائمہ کبار کے اقوال سے مرتب کئے گئے ہیں، اُن پر کلام کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے، اگرچہ اس سلسلہ میں علمائے سلف نے انتہائی شدت اختیار کی ہے لیکن پھر بھی اس پوری بحث میں کسی بھی مقام پر صراحتہً یا کنایۃً یہ نہیں فرمایا گیا ہے کہ کفار و مشرکین کی ذات قطعی طور پر خنزیر کی مانند ناپاک ہے یا ان کے ساتھ یا ان کے ہاتھ کی تیار کردہ یا ان کے برتن میں یا ان کی چھوئی ہوئی حلال اشیاء کے کھانے پینے کی شریعت میں ممانعت ہے کہ جس سے بقول ڈاکٹر اسرار احمد صاحب،

"مسلمانوں کو احتیاط کرنی چاہیئے"

غیر مسلمین (جن میں اہلِ کتاب اور غیر اہلِ کتاب حتیٰ کہ لادین بھی شامل ہیں) سے مراسم کے متعلق اگر اسلامی تعلیمات کو اجمالی طور پر بیان کیا جائے تو اس سلسلہ میں سُورۃ الممتحنہ کی آیات (۸، ۹) جامع اور مکمل دستور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس دستور کے پہلے حصہ میں اِس غلط فہمی کہ "تمام غیر مسلمین حسنِ سلوک اور عدل و انصاف کے قطعاً مستحق نہیں ہیں" کا ازالہ کیا گیا ہے بلکہ اس میں ان غیر مسلم قوموں کے ساتھ جو اسلامی ریاست، اسلام اور خود مسلمانوں کی دشمن یا ان سے برسرِ جنگ نہیں ہیں ان کے ساتھ نہ صرف عدل و انصاف کرنے کی بلکہ حسنِ سلوک و رواداری کے ساتھ پیش آنے اور "بر" (یعنی ہر قسم کی صلاح و فلاح) کی ترغیب بھی ملتی ہے۔ اسلام صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستانہ مراسم رکھنے سے منع کرتا ہے جو اسلامی ریاست، اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف محاذ آرا ہو کر ان کے خلاف بالفعل جارحیت و قوت کا استعمال کریں۔ چنانچہ "دولۃ القطر" کے ممتاز مصنف اور جید عالمِ دین علامہ یوسف القرضاوی فرماتے ہیں:

"اسلام جہاں اپنے مخالفین کے ساتھ عدل اور حسن سلوک کرنے سے نہیں روکتا خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، یہاں تک کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بت پرست مشرک ہی کیوں نہ ہوں، وہاں وہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے ساتھ خصوصی رعایت برتتا ہے، خواہ وہ دارالاسلام میں رہتے ہوں یا اس سے باہر الخ"

(الحلال والحرام فی الاسلام اُردو ترجمہ، صفحہ ۴۲۲، طبع بمبئی بار اوّل)

بہت ممکن ہے یہاں بعض لوگ یہ خیال کرنے لگیں کہ غیر مسلموں کے ساتھ بھلائی، حسن سلوک اور رواداری کے مراسم کس طرح پیدا کئے جا سکتے ہیں جبکہ خود قرآن کریم میں کفار و مشرکین کو دوست اور اپنا حلیف بنانے کی سخت ممانعت اور ایسا کرنے پر شدید تہدید و وعید ہے جیسا کہ اوپر شیخ عبداللہ بن سلیمان بن حمید رحمہ اللہ کے رسالہ کے ترجمہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں علامہ یوسف القرضاوی نہایت واضح اور سلجھے ہوئے انداز میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس کا جواب یہ ہے کہ ان آیتوں کا حکم علی الاطلاق نہیں ہے کہ ہر یہودی، نصرانی یا کافر پر اس کا اطلاق ہو، ورنہ یہ بات اُن آیتوں اور نصوص کے متناقض ہوگی جن میں خیر پسند لوگوں کے ساتھ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، دوستانہ تعلقات کو جائز قرار دیا گیا ہے۔"

(الحلال والحرام فی الاسلام، اُردو ترجمہ صفحہ ۴۲۵-۴۲۶)

اب قرآن کریم کا مقرر کردہ مکمل دستور ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(الممتحنۃ-۸، ۹ پ ۲۸)

"اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ تعالیٰ انصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔ صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی سے اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے ہوں اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور (اگر نکالا بھی نہ ہو لیکن) تمہارے نکالنے میں (نکالنے والوں کی) مدد کی ہو۔ اور جو شخص ایسوں سے دوستی کرے گا وہ ظالم اور گنہگار ہوں گے۔"

(اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۴۹۸)

مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم فرماتے ہیں کہ:

"کفار کے ساتھ تین قسم کے معاملے، موالات یعنی دوستی، مدارات یعنی ظاہری خوش اخلاقی، مواساۃ یعنی احسان اور نفع رسانی موالات تو کسی حال میں جائز نہیں ہے اور مدارات تینوں حالتوں میں درست ہے۔ ایک دفعہ ضرر کے واسطے، دوسرے اس کافر کی مصلحت دینی یعنی توقع ہدایت کے واسطے، تیسرے اکرام ضیف کے لئے اور اپنی مصلحت و منفعت مال و جان کے لئے درست نہیں اور مواساۃ کا حکم یہ ہے کہ اہل حرب کے ساتھ ناجائز اور غیر اہل حرب کے ساتھ جائز ہے۔"

(اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۴۷، حاشیہ ۱۰)

سورۃ الممتحنہ کی آیات ۸، ۹ کی شرح میں مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی مرحوم فرماتے ہیں:

"اس مقام پر ایک شخص کے ذہن میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ دشمنی نہ کرنے والے کافروں کے ساتھ نیک برتاؤ تو خیر ٹھیک ہے مگر کیا انصاف بھی صرف انہی کے لئے مخصوص ہے؟ اور کیا دشمن کافروں کے ساتھ بے انصافی کرنی چاہیئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس سیاق و سباق میں دراصل انصاف ایک خاص مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص تمہارے ساتھ عداوت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں برتتا، انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تم بھی اس کے ساتھ عداوت نہ برتو۔ دشمن اور غیر دشمن کو ایک درجہ میں رکھنا اور دونوں سے ایک ہی سا سلوک کرنا انصاف نہیں ہے۔ تمہیں ان لوگوں کیساتھ سخت رویہ اختیار کرنے کا حق ہے جنہوں نے ایمان لانے کی پاداش میں تم پر ظلم توڑے، اور تم کو وطن سے نکل جانے پر مجبور کیا، اور نکالنے کے بعد بھی تمہارا پیچھا نہ چھوڑا۔ مگر جن لوگوں نے اس ظلم میں کوئی حصہ نہیں لیا، انصاف یہ ہے کہ تم ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور رشتے اور برادری کے لحاظ سے ان کے جو حقوق تم پر عائد ہوتے ہیں انہیں ادا کرنے میں کمی نہ کرو۔"

(تفہیم القرآن ج ۵، صفحہ ۴۳۳، حاشیہ ۱۳)

ایک اور مقام پر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم فرماتے ہیں:

"(سورۃ الممتحنہ میں حاطبؓ بن ابی بلتعہ کی ایک) شدید غلطی پر تنبیہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے تمام اہل ایمان کو یہ تعلیم دی ہے کہ کسی مومن کو کسی حال میں اور کسی غرض کے لئے بھی اسلام کے دشمن کافروں کے ساتھ محبت اور دوستی کا تعلق نہ رکھنا چاہئے اور کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہئے جو کفر و اسلام کی کشمکش میں کفار کے لئے مفید ہو۔ البتہ جو کافر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عملاً دشمنی اور ایذا رسانی کا برتاؤ نہ کر رہے ہوں، ان کے ساتھ احسان کا رویہ اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔"

(تفہیم القرآن ج ۵، صفحہ ۴۲۱)

اس امر کی تائید میں ذخیرہ کتب احادیث میں ایک مشہور واقعہ مذکور ہے جو اس طرح ہے کہ

"صلح حدیبیہ کے بعد حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ سے ملاقات کے لئے مکہ سے ان کی کافرہ والدہ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ مدینۃ المنورۃ اپنے ساتھ بیٹی کے لئے کچھ تحائف لے کر پہنچیں تو حضرت اسماءؓ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی کافرہ والدہ سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا، لیکن بعد میں جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ملاقات اور انکے ساتھ صلۂ رحمی کی اجازت دی تو آپؓ نے ملاقات کی۔"

(مسند احمد و ابن جریر و ابن ابی حاتم عن عبداللہ بن زبیرؓ)

ایک اور روایت میں یہی واقعہ خود حضرت اسماءؓ اس طرح بیان کرتی ہیں:

"مَیں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اپنی کافرہ والدہ سے ملاقات کروں اور ان کے ساتھ صلۂ رحمی کروں؟ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاقات کی اجازت کے ساتھ صلۂ رحمی کرنے کے لئے بھی کہا۔"

(مسند احمد و بخاری و مسلم)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کے یہ جملے ہی جو بیانِ حق کے لئے کافی ہیں:

"سابقہ آیات میں کفار سے جس ترک تعلقات کی ہدایت کی گئی تھی، اس کے متعلق لوگوں کو یہ غلط فہمی لاحق ہو سکتی تھی کہ یہ انکے کافر ہونے کی وجہ سے ہے اس لئے ان آیات میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ اس کی اصل وجہ ان کا کفر نہیں بلکہ اسلام اور اہلِ اسلام کے ساتھ ان کی عداوت اور ان کی ظالمانہ روش ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو دشمن کافر اور غیر دشمن کافر میں فرق کرنا چاہیئے اور ان کافروں کیساتھ احسان کا برتاؤ کرنا چاہیئے، جنہوں نے کبھی ان کے ساتھ کوئی برائی نہ کی ہو۔"

(تفہیم القرآن ج ۵، صفحہ ۴۲۴)

علامہ یوسف القرضاوی فرماتے ہیں:

"جن آیتوں میں موالات سے منع کیا گیا ہے ان کا تعلق دراصل ایسے لوگوں سے ہے، جو اسلام کے دشمن اور مسلمانوں سے برسرِ جنگ ہوں۔ ان کی مدد اور پشت پناہی کرنا، انہیں راز دار بنانا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملّی مفاد کے خلاف انہیں اپنا حلیف بنا کر ان کی قربت حاصل کرنا
کسی مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے"
(الحلال والحرام فی الاسلام اردو ترجمہ صفحہ ۴۲۶، طبع بمبئی)

اس امر کی صراحت قرآنِ کریم کی بعض دوسری آیتوں میں بھی ملتی ہے مثلاً ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ○ هَا أَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ (آلِ عمران - ۱۱۸، ۱۱۹، پ۴)

"اے ایمان والو! اپنے سوا کسی کو (رازدار) صاحبِ خصوصیت مت بناؤ۔ وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے، تمہاری مضرت کی تمنا رکھتے ہیں، واقعی بغض ان کے منہ سے ظاہر ہو پڑتا ہے اور جس قدر ان کے دلوں میں ہے وہ تو بہت کچھ ہے۔ ہم علامات تمہارے سامنے ظاہر کر چکے اگر تم عقل رکھتے ہو، ہاں تم ایسے ہو کہ ان لوگوں سے محبت رکھتے ہو اور یہ لوگ تم سے اصلاً محبت نہیں رکھتے"

(اختصار شدہ، بیانُ القرآن، صفحہ ۵۸)

مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم "صاحبِ خصوصیت" کی شرح میں فرماتے ہیں:

"یہاں جو غیر مذہب والوں سے خصوصیت کی ممانعت فرمائی ہے اس میں یہ بھی داخل ہے کہ ان کو اپنا ہمراز بنایا جائے اور اس میں یہ بھی داخل ہے کہ اپنے خاص امورِ انتظامی میں اس کو دخل دیا جائے"

(اختصار شدہ بیان القرآن، صفحہ ۵۸)

بہتر ہے کہ یہاں غیر مسلمین کے ساتھ تعلقات کے ضمن میں چند اور ضروری باتیں بھی واضح کرتا چلوں، یعنی یہ کہ مسلمان خواہ کسی خطۂ ارض سے تعلق رکھتے ہوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی امور کے علاوہ تمام فنی و معاشرتی و صنعتی امور میں امن پسند اور بے ضرر غیر مسلمین کے ساتھ بلاتفریق اہلِ کتاب و غیر اہلِ کتاب تعاون کر سکتے اور ان سے تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ان کے ساتھ رواداری، حسنِ معاشرت، بھلائی، عدل و انصاف اور تبادلۂ تحائف وغیرہ کے تعلقات رکھنا بھی جائز ہیں۔

تاریخ اسلام کے عہدِ زریں میں غیر مسلمین کے ساتھ مسلمانوں کی باہمی روابط کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا مشہور واقعہ ہے کہ آپؐ نے ہجرت کے موقعہ پر ایک مشرک عبداللہ بن اریقط سے رہبری کی خدمات لی تھیں۔ (ملاحظہ ہو انگریزی ترجمہ حیاۃ محمدؐ مصنفہ ڈاکٹر محمد حسین ہیکل مصری صفحہ ۱۶۷، طبع امریکہ ۱۹۷۶ء) حالانکہ رہبری اور وہ بھی ان حالات میں کہ جن میں ہجرت کی گئی تھی، سے زیادہ خطرناک اور نازک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

اسی طرح رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں صفوان بن اُمیّہ نے شرکت کی تھی، حالانکہ اس وقت وہ اسلام سے مشرف نہیں ہوئے تھے اور ان کا شمار مشرکین میں ہوتا تھا۔

حنبلی مسلک کے فقیہ علّامہ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں کہ:

> "ایسے حالات میں کسی غیر مسلم شخص کا تعاون حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسکے بارے میں عام مسلمانوں کی رائے اچھی ہو"
>
> (المغنی لابن قدامہ ج ۸، صفحہ ۴۱۴)

ذخیرۂ احادیث میں بکثرت ایسی روایات موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم بادشاہوں اور کفار کے تحائف قبول کئے اور خود بھی ان کو تحائف دئیے۔ (بخاری، احمد، ترمذی و طبرانی وغیرہ میں یہ روایات تلاش کی جا سکتی ہیں)۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر برّصغیر کے بعض مسلمانوں کے ذہنوں میں اس غیر اسلامی تصوّر نے کس طرح جگہ پائی، تو اس کے دو ممکنات ہیں: اوّل وہ کہ جس کا ذکر راقم الحروف نے اپنے سابقہ مضمون "غیر اہلِ کتاب کے ساتھ کھانا کھانے کا مسئلہ" کے اختتام پر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی گفتگو کی اخباری رپورٹ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا ہے، دوم جو لوگ مختلف ادیان عالم کی تعلیمات، رسم و رواج، ان کے جداگانہ معاشرتی نظام اور ان کے مذاہب کی تاریخ پر نگاہ رکھتے ہیں۔ ان سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ کسی مخصوص خطہ کے باشندوں کی اکثریت ایک عرصۂ قدیم سے جس نظامِ زندگی پر کاربند ہے، یقیناً وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نظامِ زندگی کے اثرات اس خطہ کی اقلیت اور اس خطہ کے گرد و نواح کے باشندوں کے معمولاتِ زندگی پر رفتہ رفتہ ضرور مرتب ہوتے ہیں، خواہ وہ اثرات اپنی اصل ہیئت میں مرتب ہوں یا کچھ تغیر و تبدل کے ساتھ۔ یہ متفقہ امر ہے کہ برصغیر کا قدیم ترین مذہب ہندوئیت (HINDUISM) ہے جس کے اصول و مبادی چار ویدوں (VEDAS) سے ماخوذ ہیں۔ اگر کسی ہندو برہمن کے رہن سہن کا مطالعہ و مشاہدہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ ان کی مذہبی تعلیمات یا معاشرہ کے رسم و رواج کے مطابق کسی نچلی ذات (LOWER CASTE) سے تعلق رکھنے والے فرد کو اچھوت (UNTOUCHABLE) یا مجسم نجس سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی اچھوت کسی اعلیٰ ذات (UPPER CASTE) کے فرد کا برتن، یا کھانا صرف چھوئے یا اسے پکائے یا ان کے ساتھ بیٹھ کر اپنا کھانا کھائے یا صرف ان کے کھانے پر اس اچھوت کا سایہ بھی پڑ جائے تو اعلیٰ ذات والے فرد کے لئے وہ کھانا اشدھ (نجس و حرام) ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف اسلام ہر بنی آدم کو خواہ وہ کسی بھی مذہب اور کسی بھی علاقہ سے تعلق رکھتا ہو مجسم نجس نہیں بلکہ غیر مسلمین کو اعتقادی طور پر نجس مانتا ہے اور بجائے نفرت و تذلیل کے ہر انسان کا احترام اور اسکی تکریم کرتا ہے کیونکہ قرآنِ کریم میں خود اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ۔

"ہم نے بنی آدم کو مکرم بنایا ہے"

پس معلوم ہوا کہ چھوت چھات (UNTOUCHABLITY) کا نظریہ خالص برہمانہ فلسفۂ دینیات (VEDIC THEOPHILOSOPHICAL THOUGHT) پر مبنی ہے جو کسی نہ کسی طرح برصغیر کے بعض مسلمانوں کے ذہنوں میں رچ بس گیا ہے، جس سے وہ لوگ یہ مطلب اخذ کر بیٹھے ہیں کہ کفار و مشرکین کے ہاتھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی حلال چیز چھو جائے یا ان کے ہاتھوں پک جائے یا صرف ان کے ساتھ بیٹھ کر کھا لینے سے ہی وہ حلال چیز اُشدھ (نجس و حرام) ہو جاتی ہے، خواہ اس کافر یا مشرک کے اعضائے ظاہرہ پر بظاہر کوئی غلاظت و نجاست موجود نہ ہو۔ یہاں ایک قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ کیا برصغیر کے ان بعض مسلمانوں پر، جن کے ذہنوں میں یہ غیر اسلامی نظریہ راسخ ہو چکا ہے، اس حدیثِ نبوی کا اطلاق نہیں ہوتا ؟ " مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ "

خُدارا

شیدا رحمانی

ہر لحظہ ہیں جو ڈھونڈتے غیروں کا سہارا
فطرت کو بھلا کیوں ہو وجود اُن کا گوارا

جو محوِ تماشائے ساحل ہیں ازل سے
جانیں وہ کیا غواصئ دریا کا نظارا

اِک فات نے فوراً مری فریاد رسی کی
جس دم بھی اُسے رنج و مصیبت میں پکارا

مٹ جاؤ گے بدعہدئ پیہم کی سزا میں
غافل نہ رہو ہوش میں آجاؤ خُدارا

ہے ارضِ وطن بطشِ مفاجات کی زد میں
دیتا ہے خبر برملا حالات کا دھارا

اس قصرِ سلطانی سے ہو کیا دین کی خدمت؟
برطانوی ہے اینٹ تو ہے رُوس کا گارا

ہے وردِ زبان کعبہ و رُخ جانبِ لندن
ہیں کام تو شیطان کے پرنام ہے پیارا

بیماریٔ دل کی آنکھ دکھاتے کے بہانے
تخریبِ وطن کے لیئے یورپ کو سدھارا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ